10-10-16

ماہنامہ نیا دور لکھنؤ

جلد (۶۸) شمارہ (۱۱-۱۲)

فروری، مارچ ۲۰۱۳ء

پبلشر: پربھات متل

ڈائرکٹر محکمۂ اطلاعات و رابطۂ عامّہ اتر پردیش

ایڈیٹوریل بورڈ:

ڈاکٹر انل کمار • سید امجد حسین • غزال ضیغم

ایڈیٹر: ڈاکٹر وضاحت حسین رضوی

فون: 9415007698

Ph. No. 2239132 Ext. 114

E.mail: dr.wazahatrizvi@gmail.com

جوائنٹ ایڈیٹر: سید خالد احمد

مطبوعہ: پرکاش پیکیجرس گولہ گنج لکھنؤ

شائع کردہ:

محکمۂ اطلاعات و رابطۂ عامّہ اتر پردیش

زرسالانہ: ایک سو دس ۱۱۰ روپئے

اس شمارہ کی قیمت: پچاس ۵۰ روپئے

ترسیل زر کا پتہ: ڈائرکٹر

انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز ڈپارٹمنٹ اتر پردیش لکھنؤ

Please send M.O/Bank Draft in favour of Director, Information & Public Relations Department U.P., Lucknow. Pin : 226001

خط و کتابت کا پتہ:

ایڈیٹر نیا دور پوسٹ بکس نمبر ۱۴۶ لکھنؤ

بذریعہ رجسٹری:

ایڈیٹر نیا دور

انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز ڈپارٹمنٹ اتر پردیش لکھنؤ

کاتب و تزئین کار: امتیاز احمد

عنوانات

اپنی بات ــــــ ایڈیٹر ــــــ ۳

پیغام ــــــ وزیر اعلیٰ اتر پردیش ــــــ ۴

پیغام ــــــ وزیر شہری ترقیات و اقلیتی بہبود ــــــ ۵

پیغام ــــــ چیف سکریٹری اتر پردیش ــــــ ۶

پیغام ــــــ پرنسپل سکریٹری اطلاعات اتر پردیش ــــــ ۷

پیغام ــــــ ڈائرکٹر اطلاعات اتر پردیش ــــــ ۸

خمار: غنائیت کا نمائندہ شاعر ــــــ پروفیسر سید مجاور حسین رضوی ــــــ ۹

میرے دادا جان ــــــ فیض خمار ــــــ ۱۴

دیدہ و شنیدہ ــــــ حسن عباس فطرت ــــــ ۱۵

خمار بارہ بنکوی ــــــ ڈاکٹر شارب ردولوی ــــــ ۲۱

کافر تغزل ــــــ پروفیسر سید فضل امام رضوی ــــــ ۲۵

خمار بارہ بنکوی ــــــ عابد سہیل ــــــ ۲۸

تہذیب غزل اور خمار ــــــ اقبال مجید ــــــ ۳۲

بارہ بنکی کے خمار صاحب ــــــ تقی شبّر نما ــــــ ۳۶

ایک شعلہ تھا.... ــــــ احمد ابراہیم علوی ــــــ ۴۰

خمار یادوں کے حوالے سے ــــــ فیاض رفعت ــــــ ۴۲

اسرار غزل کی جمال آرائی ــــــ رباب رشیدی ــــــ ۴۶

کچھ خمار صاحب کے بارے میں ــــــ پی پی سریواستو رند ــــــ ۴۸

خمار بارہ بنکوی کچھ تاثرات ــــــ مولانا حمید الحسن ــــــ ۵۱

خمار کی مذہبی شاعری ــــــ صہبا کاظمی ــــــ ۵۵

خمار کی سلام گوئی ــــــ ڈاکٹر دلشاد حسین ــــــ ۵۷

شاعر حق خمار ــــــ ضمیر نقوی ــــــ ۵۹

خمار، بارگاہِ رسولؐ و آلِ رسولؐ میں ــــــ ڈاکٹر عابد حسین حیدری ــــــ ۶۲

خمار، شاعروں کی تہذیب کا آخری نمائندہ ــــــ رئیس انصاری ــــــ ۶۶

خمار کی عشقیہ شاعری ــــــ ڈاکٹر ریحان حسن ــــــ ۶۹

خمار۔ ایک مترنم غزل گو ــــــ عارف حسین جونپوری ــــــ ۷۷

نیا دور کے مضامین میں جن خیالات کا اظہار کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ حکومت اتر پردیش ان سے بہر حال متفق ہو۔

یہ شمارہ فروری۔ مارچ ۲۰۱۳ سے متعلق ہے لیکن ناگزیر اسباب کی بنا پر مئی ۲۰۱۴ء میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

ڈاکٹر عابد حسین حیدری
صدر شعبۂ اردو ایم جی ایم پوسٹ گریجویٹ کالج سنبھل۔ یوپی
۰۹۴۱۲۴۷۸۸۵۰

خمارؔ بارگاہِ رسولؐ و آلِ رسولؐ میں

پچودہ برس قبل ۲۰ر فروری ۱۹۹۹ء کو برصغیر کے مشاعروں و مقاصدوں میں نصف صدی سے زائد عرصہ تک مسلسل سحر کے وقت ایک خاص لب و لہجہ میں غزل، منقبت و سلام سنانے والے شاعر خمارؔ بارہ بنکوی کا سحر کے وقت ہی بارہ بنکی کے رفیع احمد قدوائی اسپتال میں انتقال ہو گیا تھا۔ کلاسیکل غزل کو برسوں برتنے والے خمار کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ طویل عرصہ تک مشاعروں میں کامیابی کی ضمانت رہے اور ان کے کلام کو تین نسلوں نے اسی ذوق و شوق سے سنا۔ یہ شرف شاید ہی اردو شاعری میں کسی شاعر کو نصیب ہوا ہو۔ بقول آذر بنکوی ۱۹ ستمبر ۱۹۱۹ء کو بارہ بنکی میں محمد حیدر خاں ڈاکٹر غلام حیدر بہار کے گھر پیدا ہوئے محمد حیدر خاں کا گھر کا نام دلّن تھا۔ یہ دلن شاعری کے ماحول میں پرورش پا کر خمار بارہ بنکوی کہلائے ڈاکٹر محمد حیدر زیدپوری کا بیان ہے کہ خمارؔ کے چچا علی حیدر قرارؔ تھے جن کا شمار بارہ بنکی کے اہم شعرا میں ہوتا تھا۔ خمارؔ نے ۱۵ برس کی عمر سے مشق سخن شروع کی۔ ابتدا میں اپنے چچا قرار بارہ بنکوی سے اصلاح لی مگر بعد میں ذوق سلیم کی رہنمائی میں شعر گوئی کا سفر طے کرتے رہے۔

خمار کا تعلق دبستانِ لکھنؤ کے آخری نمائندہ شاعروں کی صف سے تھا۔ ان کے کلام کی خصوصیت کلاسیکیت کے ساتھ شگفتگی و تازہ کاری تھی۔ وہ اپنے کلام اور جادو بھری آواز سے مشاعرے اور مقاصدے کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ اتنا ہی نہیں ان کی بذلہ سنجی اور حاضر جوابی بھی سامعین کا دل موہ لیتی تھی۔

جہاں تک خمار کی نعتیہ یا اعتقادی شاعری کا تعلق ہے وہ اس میدان میں بھی پیچھے نہیں ہیں گو کہ غزل کے مقابل انھوں نے نعتیہ یا اعتقادی شاعری کم کی ہے لیکن ان کی اس پر خلوص شاعری کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ اس میں غزل سا رچاؤ ہے ان کی ایک نعت کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں جس میں غزل کی خصوصیات بھرپور نظر آتی ہیں۔

تیرے محبوب کا حبیب ہوں میں
خیر یارب ترا رقیب ہوں میں

مطلع میں جہاں غزل کا لہجہ محسوس کیا جا سکتا ہے وہیں اگلا شعر تعلیماتِ رسولؐ کا پرتو نظر آتا ہے اور شاعر رسولؐ کے کردار کے آئینے میں اپنی زندگی کی جھلک دیکھ رہا ہے۔

زندگی کٹ رہی ہے فاقوں میں
اپنے آقا سے اب قریب ہوں میں

نعت رسول پیش کرتے ہوئے شاعر موت کی خواہش کرتا ہے لیکن وہ موت کہیں اور نہیں مدینے میں چاہتا ہے اس لیے کہ اس کے پیش نظر یہ عقیدہ ہے کہ وہی شخص خوش نصیب ہے جسے مدینہ میں موت آئے اس لیے کہ مدینہ کی موت موت نہیں اصل زندگی (شہادت) ہے اور خمارؔ نعت رسول پڑھتے پڑھتے اتنا مدہوش ہو جاتے ہیں کہ وہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

میں تو نعتِ رسول پڑھتا ہوں
لوگ کہتے ہیں عندلیب ہوں میں
میرے سرکار ہیں حبیب خدا
اپنے سرکار کا حبیب ہوں میں

اور چوں کہ شاعر اپنے آپ کو حبیبِ خدا کا حبیب کہتا ہے اس لیے۔

مالِ دنیا ہے میری ٹھوکر میں
تنگ نظر کہتے ہیں غریب ہوں میں

ان کی یاد ان سے کم نہیں ہے خمار
دوران سے نہیں قریب ہوں میں

اس کے علاوہ ایک نعتیہ قطعہ میں خمار نے اپنے عقیدے کا اظہار بڑے لطیف انداز میں کیا ہے۔

بھلوں کے تو سبھی ہیں مگر عاصیوں کا
نہیں کوئی بھی ما سوائے محمدؐ
چلا تھا میں دوزخ کو مایوس ہو کر
بڑے وقت پر کام آئے محمدؐ

خمار قرآن کی آیت لاتقنطوا من رحمت اللہ کے رمز سے آشنا ہیں۔ وہ رحمتہ اللعالمین کے امتی ہیں۔ وہ نبی رحمت جس کے اخلاق و کردار کا کلمہ دشمن تک پڑھتے تھے اس کی نعت جب خمار کہتے ہیں تو اس میں عقیدت کے ساتھ ساتھ کردار سازی کی دعوت بھی ہے۔ زبان کا خوبصورت استعمال بھی ہے اور تغزل کی چاشنی بھی ہے۔

فراق نبی میں جب آنسو بہائے — ستارے بہت دیر تک مسکرائے
محمد کا اعزاز اللہ اکبر — خدا اور بندے کے خود ناز اٹھائے
مرا دل ہے منسوب یاد نبی سے — شب غم سے کہہ دو کہیں اور جائے
شکن در شکن وہ محمد کے گیسو — محیط دو عالم وہ رحمت کے سائے
نظر میں بسی ہے بہار مدینہ — خزاں آکے اب مجھ سے نظریں ملائے
خوشا حسن اخلاق شاہِ مدینہ — جو کافر تھے شرما کے ایمان لائے

خمار اس کا بخت رسا اللہ اللہ
مدینہ پہنچ کر جو واپس نہ آئے

غالباً یہ نعت خمار صاحب سے راقم نے مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے اس مقاصدے میں سنی تھی جسے علامہ مجتبیٰ خاں خاں ادیب الہندی مرحوم (وائس پرنسپل مدرسۃ الواعظین لکھنؤ) نے منعقد کی تھی اور خمار صاحب برادر محترم مولانا جابر جوراسی (مدیر ماہنامہ اصلاح لکھنؤ) کی ایما، پر تشریف لائے تھے۔ اس مقاصدے کی خاص بات یہ تھی کہ ٹھیک بارہ بجے شب میں یہ محفل ختم ہو جاتی تھی اور خمار صاحب نے یہ نعت پڑھ کر کہا کہ وقت ختم ہو چکا ہے اور مقاصدہ وہیں پر ختم ہو گیا۔

لکھنؤ میں خمار صاحب ہر مشاعرے میں موجود ہوتے تھے لیکن مقاصدوں میں بھی یتیم خانہ کی ۱۳ رجب کی محفل کاظمین کے جشنِ قائم اور مدرسۂ ناظمیہ کے عشرے میں وہ ضرور تشریف لائے تھے اور اپنا سلام پیش کرتے تھے۔ مولانا حمید الحسن صاحب سے ان کے خاص روابط تھے اور مولانا موصوف ان کے گھر بارہ بنکی مجلس کو خطاب کرنے تشریف لے جاتے تھے۔ یتیم خانہ کی ایک محفل میں انھوں نے اپنا مشہور سلام پڑھا تھا جسے ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

جب کبھی حق کی بات چلی — چھڑ گیا ذکر ابن علیؑ
یہ ہے نبیؐ کے گھر کا پتہ — موڑ ہیں بارہ ایک گلی
اصغر کمسن اور جہاد — پھولوں سے بڑھ کر مہکی کلی
خونِ علی اصغر جو ملا — دین کی ڈوبی نبض چلی
جھوم اٹھے انصارِ حسینؑ — جوں ہی شبِ عاشور ڈھلی
غربت زینب بعد حسینؑ — بعد محمد جیسے علیؑ
بزم یزید اور بنتِ حسینؑ — کانٹوں میں لرزاں ایک کلی
مشکلوں سے گھبرا نہ خمار — یاد نہیں کیا نادِ علیؑ

جناب آذر بارہ بنکوی نے مقطع کا شعر اس طرح بیان کیا ہے۔

مشکل کا کیوں ڈر ہے خمار
یاد نہیں کیا نادِ علیؑ

جناب آذر بارہ بنکوی کے خمار بہت قریبی دوست تھے انھوں نے ایک مکمل سلام ڈاکٹر عزیز رضا (صدر شعبۂ اردو جواہر لال نہرو پی۔جی کالج بارہ بنکی) کے توسط سے ارسال کیا ہے جسے موصوف کے شکریہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔

اسلام سرخ رو ہے شریعت کی دھوم ہے
شبیر تیرے دم سے نبوت کی دھوم ہے
ہر گھر میں ہو رہا ہے ترا ماتم حسینؑ
سارے جہان میں تری غربت کی دھوم ہے
نانا کی لاج رکھ لی بڑی آن بان سے
جانِ بتول تیری شہادت کی دھوم ہے
زینب دعائیں دیتی ہے ہر اک بہن تجھے
بھائی کے ساتھ تیری محبت کی دھوم ہے

اکبرؑ ہیں اور برچھی ہے اصغرؑ ہیں اور تیر
اس اہتمام بخششِ امت کی دھوم ہے
بنتی نہ بات دین کی زینبؑ ترے بغیر
کارِ حسینؑ میں تری شرکت کی دھوم ہے
بے تیغ تونے سر کئے اتنے ہی معرکے
عابدؑ ترے جہادِ خطابت کی دھوم ہے
اک دن میں تو لڑا ہے بہتّر لڑائیاں
حیدرؑ کے لال تیری شجاعت کی دھوم ہے
بخشا گیا خمارؔ گنہگار حشر میں
ہر سو غمِ حسینؑ سے نسبت کی دھوم ہے

پورا کا پورا سلام جہاں خمار کی عمدہ شعریت کا نمونہ ہے وہیں خمارؔ نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ قاری مقصدِ شہادت حسینؑ کو اچھی طرح سمجھ لے چند اشعار میں خمارؔ نے جہاں ماتم حسینؑ برپا کرنے کا مقصد بیان کیا ہے وہیں بعدِ شہادتِ حسینؑ حضرت زینبؑ اور جناب سید سجاد کے عظیم کارنامے سے واقفیت کرائی ہے کہ بعد شہادت حسینؑ اگر جناب زینبؑ اور حضرت سید سجادؑ کا جہاد صبر نہ ہوتا تو امام حسینؑ کی شہادت کربلا کے جنگل میں دفن ہو جاتی اور اسی لیے خمارؔ ایک اور سلام میں بڑے واضح انداز میں کہتے ہیں.

حق و باطل میں کہیں جنگ اگر ہوتی ہے
کربلا والوں پہ دنیا کی نظر ہوتی ہے
خود کو پاتا ہوں بہت آلِ محمدؐ کے قریب
زندگی جب مری فاقوں میں بسر ہوتی ہے

خمارؔ کی زندگی چونکہ غمِ حسینؑ سے عبارت ہے اس لیے خمارؔ اپنے آپ کو کربلا سے قریب پاتے ہیں حسینؑ سے قریب پاتے ہیں اور آلِ محمدؐ سے قریب پاتے ہیں اور اسی لیے وہ اپنی فاقہ کشی پر مطمئن ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ حسینؑ نے کربلا کی جنگ فاقوں میں رہ کر جیتی ہے اور اس جیت کی دلیل حرؑ ہے جو یزیدی فوج سے حسینؑ کی طرف آیا لیکن حسینؑ کا کوئی جاں نثار باوجود اس کے کہ حسینؑ نے چراغ بھا دیا اور کہا کہ جسے جانا ہو چلا جائے لیکن حق پرست حسینؑ کا کوئی ساتھی حسینؑ کو چھوڑ کر نہیں گیا اور حسینؑ کے اخلاق و کردار کا نتیجہ تھا کہ حرؑ نے دنیاوی آسائشوں پر فاقوں کو ترجیح دی جس کا نتیجہ بقول خمارؔ.

حرؑ شبِ عاشور شامل تھے یزیدی فوج میں
تھی خبر کس کو سویرے کیا سے کیا ہو جائیگا

لیکن خمار کا خیال ہے کہ آج بھی اگر کوئی حرؑ صفت ہو تو اس کی تقدیر بدل سکتی ہے اس لیے وہ کہتے ہیں.

قبرِ حرؑ پہ کوئی اے کاش یہ مصرع لکھ دے
شام دوزخ میں تو جنت میں سحر ہوتی ہے

اور حرؑ نے روزِ عاشور حسینؑ کی طرف مراجعت کرکے بتایا کہ حسینؑ نے اپنی قربانی دین خدا کے تحفظ کے لیے پیش کی ہے یہی وجہ ہے کہ دین خدا آج بھی حسین ابن علیؑ کا احسان مند ہے اس لیے کہ مسجدوں میں جو اذانیں گونج رہی ہیں وہ حسین ابن علیؑ کی شہادت کی مرہون منت ہیں.

اک نواسے کا یہ احسان ہے نانا پہ
مسجدوں میں جو اذاں شام سحر ہوتی ہے

خمارؔ بارہ بنکوی نے اپنی شاعری میں جس لب و لہجہ کو اولین دن اختیار کیا اس پر پوری زندگی قائم رہے اور زمانے کے سرد و گرم کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑا. خمارؔ کے پچاس سالہ دورِ شاعری میں ترقی پسند تحریک نے عروج بھی دیکھا اور زوال پذیر ہو کر کے نئی شاعری کا روپ اختیار کیا لیکن خمارؔ صاحب چاہے غزل ہو یا سلام اپنے مخصوص رنگ ہی میں کہتے رہے وہ اپنی زندگی کے کسی موڑ پر بھی تبرک نہیں بنے اور ایک دو نہیں تین نسلوں کے بیچ پسند کئے جاتے رہے. یہ خمارؔ صاحب کا کمال ہی تو تھا کہ مشاعروں کے ساتھ ساتھ مقاصدوں میں بھی یکساں طور پر مقبول تھے اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ جس طرح اردو غزل کی روایت میں اتنی رنگارنگی اور تنوع ہے کہ خالص حسن و عشق کے موضوع پر ہزارہا اشعار ہونے کے باوجود نئے سے نئے شعر کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے. اسی طرح خمارؔ نے اپنی غزلوں کے ساتھ اپنی مذہبی شاعری میں بھی نہ اپنا مزاج بدلا نہ لہجہ اور ہمیشہ نئے شعر کہتے رہے. ایک سلام کے چند شعر ملاحظہ فرمائیں جس میں جدید لب و لہجہ کی بازگشت کے

ساتھ ساتھ خمارؔ کا مخصوص لب ولہجہ بھی محسوس کیا جا سکتا ہے۔

جب حسینی کارناموں کا پتہ ہو جائے گا
آدمی ہنستے ہوئے حق پر فدا ہو جائے گا
سازشوں سے مٹ نہیں سکتا ہے غم شبیرؑ کا
آندھیوں میں اور روشن یہ دیا ہو جائے گا
جب زمانہ چونک اٹھے گا خوابِ غفلت سے خمارؔ
ماتم شبیرؑ ہر گھر میں بپا ہو جائے گا

خمارؔ بارہ بنکوی نے غزلوں کی طرح نعت، منقبت اور سلام میں بھی آسان اور پر اثر اشعار کہے ہیں جو زبان و بیان پر ان کی زبردست قدرت کا ثبوت ہے۔ سہل ممتنع میں تو انھیں کمال حاصل تھا اور وہ ہمیشہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہتے تھے۔ خمارؔ جب تک جیے رسولؐ و آلِ رسولؐ کی مودت میں جیے انھوں نے اردو سلام گوئی کو اس کے تمام لوازمات کے ساتھ برتا اور سادے و آسان لہجے میں مقصد شہادت حسینؑ کے ہر اس پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی جس سے غم حسینؑ عبارت ہے اس عمل میں وہ ایسے قیمتی اشعار دے گئے جس سے اردو سلام گوئی کی روایت میں مزید وسعت پیدا ہوئی۔ اس تناظر میں خمارؔ کے ایک سلام کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

ذکر شبیرؑ عبادت کا مزہ دیتا ہے
سر عقیدت سے ہر انسان جھکا دیتا ہے
تو نے اسلام کو اسلام بنا کر چھوڑا
ابن حیدرؑ تجھے اسلام دعا دیتا ہے
جب بھی ہوتا ہے حسینؑ ابن علیؑ کا ماتم
دین آواز میں آواز ملا دیتا ہے
ترو تازہ ہے زمانے میں وفائے عباسؑ
نام عباسؑ بھی خوشبوئے وفا دیتا ہے
لوگو وہ دیکھو کہیں فاطمہ زہرا تو نہیں
بعد مجلس کوئی رو رو کے دعا دیتا ہے
صبر ایوب کی جو بات کیا کرتے ہیں
صبر شبیرؑ انھیں آئینہ دکھا دیتا ہے

غم شبیرؑ کو اللہ سلامت رکھے
یہ وہ غم ہے جو مسرت کا مزہ دیتا ہے
غم شبیرؑ میں جو اشک ٹپکتا ہے خمارؔ
گلشن دیں میں نئے پھول کھلا دیتا ہے

خمارؔ کی شخصیت میں ایک باکمال انسان کی تمام خوبیاں موجود تھیں۔ ان کے اندر نیک نفسی، شرافت، بے نیازی، قلندری اور مروت کی وہ ساری باتیں موجود تھیں جو ایک انسان کو مکمل انسان بناتی ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد خمارؔ کو پاکستان میں بسنے کے لیے بہت سے دوستوں نے مشورہ دیا لیکن انھوں نے ہمیشہ سارے جہاں سے اچھا ہندوستان ہی کو سمجھا اور بارہ بنکی کی بوریہ نشینی کو سب پر فوقیت دی۔ خمار ایک طویل عرصہ تک رندی و سرمستی کے شاعر رہے لیکن شراب سے تائب ہوئے تو پھر پلٹ کر اس کافر کی طرف کبھی رخ نہیں کیا۔ گویا وہ بذاتِ خود اپنے درج ذیل شعر کی تفہیم کر رہے ہوں۔

دعا یہ ہے نہ ہوں گمراہ ہم سفر میرے
خمارؔ میں نے تو اپنا سفر تمام کیا

اور چونکہ خمارؔ تائب ہو کر محمد حیدر ہو چکے تھے اس لیے جب عشقِ رسولؐ اشعار کا قالب اختیار کرتے ہیں تو اس کا انداز کچھ اس طرح ہوتا ہے۔

کفر ہے یہ تو کفر قبول
ذکر خدا ہے ذکر رسولؐ
پیش نظر ہے شکل رسولؐ
حشر کو یارب دے دے طول
ہائے رے داغِ شکل رسولؐ
شام کو تارا صبح کو پھول

○○

वर्ष : 68 अंक 11–12
फरवरी–मार्च 2013
मूल्य : 50 रु./–
वार्षिक मूल्य : 110 रु./–

उर्दू मासिक
नया दौर
पोस्ट बॉक्स सं0 146, लखनऊ – 226 001

रजिस्ट्री संख्या : 4552/51
एल0 डब्लू/एन0 पी0/101/2006–08

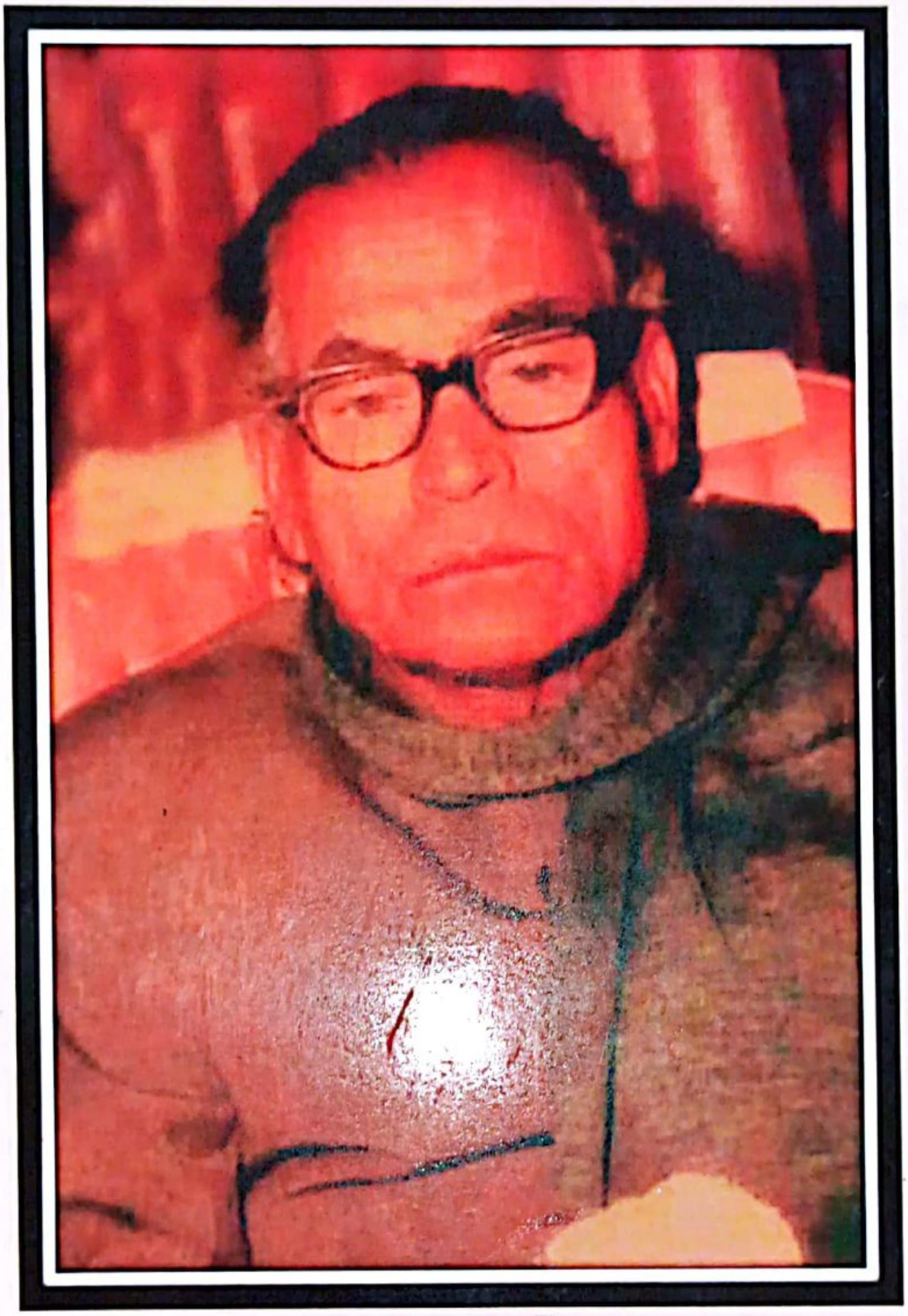

کوئی اے خمارؔ اُن کو مرے شعر نذر کر دے
جو مخالفینِ مخلص نہیں معترف غزل کے

प्रकाशक व मुद्रक, प्रभात मित्तल, निदेशक द्वारा सूचना एवं जनसम्पर्क विभाग, उ.प्र. के लिए प्रकाश पैकेजर्स, 257 गोलागंज, लखनऊ से मुद्रित एवं प्रकाशन प्रभाग, सूचना एवं जनसम्पर्क विभाग, उ.प्र., सूचना भवन, पार्क रोड, लखनऊ–226001 से प्रकाशित–सम्पादक, डा. वज़ाहत हुसैन रिज़वी